Al-Marjān Research Journal
المرجان ریسرچ سنٹر، لاہور
Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan
HJRS
ہائیر ایجوکیشن کمیشن پاکستان سے Y کیٹیگری منظور شدہ
Open Access
Al-Marjān Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

A Jurisprudential and Hadith-Based Analytical Study of Conflicting Narrations Regarding the Permissibility and Prohibition of Eating Dabb (Uromastyx)

الضب (گوہ) کی حلت و حرمت سے متعلق متعارض احادیث کا فقہی و حدیثی تجزیاتی مطالعہ

Authors Details

1. **Abdul Subhan**
   MPhil Scholar (Islamic Studies), The University of Faisalabad, Pakistan.
2. **Dr. Hifsa Munawar** (Corresponding Author)
   Assistant Professor, Department of Islamic Studies, The University of Faisalabad, Pakistan. **hifsamunawar.ias@tuf.edu.pk**

Citation
Subhan, Abdul, and Dr. Hifsa Munawar." Jurisprudential and Hadith-Based Analytical Study of Conflicting Narrations Regarding the Permissibility and Prohibition of Eating Dabb (Uromastyx)."*Al-Marjān Research Journal* 3,no.2, April–June (2025): 382–393.

Submission Timeline
Received: Feb 28, 2025
Revised: Mar 12, 2025
Accepted: April 03, 2025
Published Online: April 23, 2025

Publication, Copyright & Licensing

Article QR

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.
All Rights Reserved © 2023.
This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

CC BY

INDEX COPERNICUS INTERNATIONAL
ISSN INTERNATIONAL STANDARD SERIAL NUMBER INTERNATIONAL CENTRE
HJRS HEC Journal Recognition System

A Jurisprudential and Hadith-Based Analytical Study of Conflicting Narrations Regarding the Permissibility and Prohibition of Eating Dabb (Uromastyx)

الضب (گوہ) کی حلت وحرمت سے متعلق متعارض احادیث کا فقہی وحدیثی تجزیاتی مطالعہ

☆ عبد السبحان ☆ ڈاکٹر حفصہ منور

Abstract

Islam provides a comprehensive framework of guidance for every aspect of human life, including dietary laws. Within Islamic dietary jurisprudence, the permissibility or prohibition of certain animals has often been based on Qur'ānic injunctions and Prophetic traditions. One such debated animal is the Dabb (Uromastyx), known as "Goh" in Urdu. This paper critically examines the conflicting hadiths concerning the permissibility and prohibition of consuming the meat of Dabb. Some narrations suggest that the Prophet Muhammad (peace be upon him) explicitly abstained from eating Dabb and showed disapproval, while other narrations report its consumption in his presence without objection. The divergence in hadiths has led to a difference of opinion among jurists, particularly between the Ḥanafī school—which generally considers it makrūh (discouraged)—and other schools which may permit it. This research explores the linguistic definition and biological nature of Dabb, outlines the principal narrations from canonical hadith sources, and discusses the methodologies of hadith scholars and jurists in reconciling such conflicting evidence. The study also addresses objections and counterarguments regarding both viewpoints. The conclusion reached is that due to stronger textual evidence indicating the Prophet's disapproval, and the principles of Islamic dietary caution, the consumption of Dabb should be avoided. This study contributes to the broader understanding of how conflicting hadiths are analyzed and reconciled within the Islamic legal tradition.

Keywords: Islamic Dietary Law, Dabb (Goh), Hadith Conflict, Juristic Difference, Permissibility and Prohibition

تعارف موضوع

دینِ اسلام ایک ایسا ہمہ گیر نظامِ حیات ہے جو زندگی کے ہر شعبے میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اشیائے خورد ونوش کی حلت وحرمت سے متعلق بھی اسلامی تعلیمات مکمل، واضح اور اصولی نوعیت کی حامل ہیں۔ ان اصولوں کی بنیاد قرآن وسنت پر قائم ہے، اور نبی کریم ﷺ کے اقوال وافعال سے اس ضمن میں مکمل رہنمائی حاصل کی جاتی ہے۔ حلال وحرام کے عمومی اصولوں کے باوجود بعض جانور ایسے ہیں جن کی حلت وحرمت کے حوالے سے احادیثِ مبارکہ میں مختلف نوعیت کی روایات ملتی ہیں۔ انھی میں سے ایک گوہ (الضب) بھی ہے۔ بعض احادیث میں نبی کریم ﷺ کی

☆ ایم فل اسکالر (شعبہ اسلامیات)، دی یونیورسٹی آف فیصل آباد، پاکستان۔

☆ اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامیات، دی یونیورسٹی آف فیصل آباد، پاکستان۔

طرف سے گوہ کھانے کی اجازت کا ذکر ملتا ہے، جبکہ بعض روایات میں واضح طور پر آپ ﷺ کا اس سے اجتناب اور ناپسندیدگی بھی منقول ہے۔ان متعارض روایات کی روشنی میں فقہاء اور محدثین نے الگ الگ آراء قائم کیں۔احناف کے نزدیک گوہ کھانا مکروہ ہے، جب کہ بعض دیگر فقہی مکاتبِ فکر اس کی اجازت دیتے ہیں۔زیرِ نظر مقالہ ان روایات کا فقہی وحدیثی تجزیاتی مطالعہ پیش کرتا ہے، تاکہ واضح ہو سکے کہ اس معاملے میں کون سا موقف دلائل کی روشنی میں زیادہ راجح ہے۔

مبحث اول: گوہ کی تعریف، شرعی جائزہ اور ممانعت کی احادیث

1) گوہ کا اجمالی تعارف

گوہ رینگ کر چلنے والے جانوروں میں سے ایک جانور ہے، جو کہ چھپکلی کی قسم میں سے ہے۔اس کا جسم موٹا اور کھردرا ہوتا ہے اور اس کی دُم بڑی ہوتی ہے۔یہ بہت سے عرب ممالک کے صحراؤں میں کثرت سے پایا جاتا ہے۔چنانچہ گوہ کی اس مذکورہ بالا تعریف کے متعلق المعجم الوسیط میں ہے:

”(الضب) حیوان من جنس الزواحف من رتبة العظاء غليظ الجسم خشنه وله ذنب عريض حرش أعقد يكثر في صحارى الأقطار العربية[1]

گوہ رینگ کر چلنے والے جانوروں میں سے ایک جانور ہے، جو چھپکلی کی قسم میں سے ہے، جس کا جسم موٹا، کھردرا ہوتا ہے اور اس کی دُم چوڑی، سخت اور کئی گرہوں والی ہوتی ہے۔یہ جانور زیادہ تر عرب ممالک کے صحراؤں میں پایا جاتا ہے۔“

2) گوہ کی حلت وحرمت کا شرعی جائزہ

احناف کے نزدیک گوہ کھانا مکروہ وممنوع ہے، کیونکہ حدیث مبارک میں گوہ کھانے سے منع کیا گیا ہے۔اس مسئلہ کی تفصیل یہ ہے کہ گوہ کے جواز وعدم جواز کے بارے میں متعدد احادیثِ مبارکہ موجود ہیں۔بعض احادیث میں گوہ کھانے کی اجازت کا ذکر ہے، جبکہ بعض احادیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے واضح طور پر گوہ کھانے سے منع فرمادیا۔چنانچہ گوہ کھانے کی ممانعت کے حوالے سے موجود احادیث اور ان احادیث پر فقہاء ومحدثین کا تبصرہ درج ذیل ہے۔

3) گوہ کھانے کی ممانعت پر احادیث واقوالِ فقہاء

حدیثِ اول: حضرت عبد الرحمن بن شبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن أكل لحم الضب))[2]

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔“

اس حدیثِ پاک میں نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بالکل واضح طور پر گوہ کھانے سے منع فرمادیا، اس حدیث کی بناء پر احناف کے نزدیک گوہ کھانا منع ہے۔مزید اس حدیث پاک کے پیشِ نظر گوہ سے متعلق احناف کے نقطہ نظر کو بیان کرتے ہوئے امام احمد بن علی جصّاص رازی لکھتے ہیں:

”(وكره أبو حنيفة أكل الضب)وذلك لما روي عن النبي ﷺ أنه نهى عن أكل الضب[3]

امام ابو حنیفہ نے گوہ کھانے کو مکروہ جانا ہے اور یہ اس لیے ہے کہ نبی علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ علیہ السلام نے گوہ کھانے سے منع فرمایا۔“

1)Majmū‘at min al-Mu’allifīn, *Al-Mu‘jam al-Wasīṭ* (Cairo: Maktabat al-Shurūq al-Dawliyya, 1425 AH), 532.
2)Abū Dāwūd, Sulaymān ibn al-Ash‘ath, *Sunan Abī Dāwūd*, Kitāb al-Aṭ‘ima, Bāb fī Akl al-Ḍabb (Beirut: Dār al-Kutub al-‘Ilmiyya, n.d.), ḥadīth 3796.
3) Al-Jaṣṣāṣ, Aḥmad ibn ‘Alī, *Sharḥ Mukhtaṣar al-Ṭaḥāwī* (Beirut: Dār al-Bashā’ir al-Islāmiyya, 1431 AH), 8: 560.

اسی طرح اس حدیث پاک کے تحت علامہ ملا علی قاری نے لکھا:

" وهذا يدل على حرمته وبه قال أبو حنيفة[4]

یہ حدیث گوہ کی حرمت پر دلالت کرتی ہے اور یہی بات امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ نے بیان کی ہے۔"

ان مندرجہ بالا عبارات جو کہ امام جصاص اور مشہور حنفی شارح علامہ ملا علی قاری نے بیان کی ہیں، ان عبارات سے واضح ہوتا ہے کہ احناف کے نزدیک حضرت عبد الرحمن بن شبل رضی اللہ عنہ سے مروی حدیثِ پاک ہی گوہ کی ممانعت کی صریح بنیاد ہے۔

لیکن گوہ کے متعلق احناف کے علاوہ بہت سے ائمہ مجتہدین کا مؤقف کچھ مختلف ہے، چنانچہ احناف اور دیگر ائمہ کے مؤقف کو بیان کرتے ہوئے علامہ مناوی نے لکھا:

"اجمع الجمهور على حله لكن بالكراهة التحريمية عند الحنفية وبدونها عند غيرهم[5]

گوہ کے حلال ہونے پر جمہور علماء کا اجماع ہے، لیکن احناف کے نزدیک یہ حلت کراہتِ تحریمی کے ساتھ ہے اور بقیہ کے نزدیک بغیر کراہت کے ہے۔"

علامہ مناوی کی اس عبارت سے پتا چلتا ہے کہ احناف کے علاوہ دیگر بہت سے ائمہ مجتہدین کے نزدیک گوہ ایک حلال جانور ہے۔

جن کے نزدیک گوہ کھانا حلال ہے، وہ گوہ کی ممانعت سے متعلق حضرت عبد الرحمن بن شبل رضی اللہ عنہ والی روایت کے بارے میں یہ رائے رکھتے ہیں کہ اس حدیث میں جو گوہ کھانے سے ممانعت کا حکم ہے، وہ اس لیے نہیں کہ گوہ کا کھانا ہی حرام ہے بلکہ حدیث میں موجود ممانعت کی وجہ طبعی ناپسندیدگی ہے یعنی نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے گوہ کھانے سے اس لیے منع فرمایا، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم گوہ سے طبعی طور پر گھن کھاتے تھے۔ لہٰذا جب صرف طبعی ناپسندیدگی کی وجہ سے منع فرمایا ہے، تو اس کو ناجائز نہیں کہا جا سکتا بلکہ فقط اتنا کہا جائے گا کہ طبعاً جو نہ کھانا چاہے، وہ نہ کھائے، لیکن اسے حرام بھی نہ سمجھا جائے۔

لیکن احناف کے نزدیک یہ مؤقف درست نہیں کہ گوہ کی ممانعت کی وجہ صرف طبعی ناپسندیدگی ہے بلکہ احناف کے نزدیک اس کی ممانعت شرعی نوعیت کی ہی تھی، صرف طبعی ناپسندیدگی حرمت کی وجہ نہیں۔ احناف کے اِس مؤقف کی تائید درج ذیل حدیث پاک سے بھی ہوتی ہے۔

حدیثِ دوم: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((أن النبي صلى الله عليه وسلم أهدي له ضب فلم يأكله فقام عليهم سائل فأرادت عائشة رضي الله عنها أن تعطيه فقال لها النبي صلى الله عليه وسلم: أتعطينه ما لا تأكلين))[6]

"نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو گوہ کا تحفہ دیا گیا، تو نبی علیہ السلام نے اسے تناول نہیں کیا۔ پھر ان کے پاس ایک مانگنے والا آیا، تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ گوہ اس مانگنے والے کو دینا چاہی، تو نبی علیہ السلام نے آپ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: کیا تم اس مانگنے والے کو وہ چیز دو گی، جو تم خود نہیں کھاتی؟"

اس مذکورہ بالا حدیثِ پاک سے یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی جانب سے گوہ کی ممانعت کا حکم صرف طبعی ناپسندیدگی کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ اس لیے تھا کہ گوہ فی نفسہ منع ہے، کیونکہ اگر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے گوہ کو صرف طبعی ناپسندیدگی کی

4)Al-Qārī, ʻAlī ibn Sulṭān, Mirqāt al-*Mafātīḥ* (Beirut: Dār al-Fikr, 1422 AH), 7: 2673.
5)Al-Manāwī, ʻAbd al-Ra'ūf, *Fayḍ al-Qadīr Sharḥ al-Jāmiʻ al-Ṣaghīr* (Cairo: Al-Maktaba al-Tijāriyya al-Kubrā, 1356 AH), 6: 304.
6)Al-Ṭaḥāwī, Aḥmad ibn Muḥammad, *Sharḥ Maʻānī al-Āthār*, Kitāb al-Ṣayd wa al-Dhabā'iḥ wa al-Aḍāḥī, Bāb Akl al-Ḍabāb (Beirut: Dār al-Kutub al-ʻIlmiyya, n.d.), ḥadīth 6360.

وجہ سے منع فرمایا ہوتا، تو جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کسی سائل کو دینا چاہ رہی تھیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم انہیں اس سے روکنے کی ضرورت محسوس نہ فرماتے۔ چنانچہ اسی مذکورہ بالا حدیثِ عائشہ رضی اللہ عنہا سے گوہ کی ممانعت پر استدلال کرتے ہوئے علامہ بدرالدین عینی لکھتے ہیں: "والنهي يدل على التحريم[7] (حدیث میں موجود نہی) گوہ کے حرام ہونے پر دلالت کرتی ہے۔"

احناف کا اعتماد حدیثِ عائشہ رضی اللہ عنہا پر ہونے کے متعلق، نیز گوہ کی ممانعت والی حدیث پر ہونے والے سوال کے جواب کے متعلق امام سرخسی لکھتے ہیں:

"واعتمادنا على حديث عائشة رضي الله تعالى عنها فيه يبين أن امتناع رسول الله صلى الله عليه وسلم عن أكله لحرمته لا لأنه كان يعافه ألا ترى أنه نهاها عن التصدق به ولو لم يكن كراهية الأكل للحرمة لأمرها بالتصدق به[8]

ہمارا اعتماد سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا والی (مذکورہ حدیث) پر ہے، اس حدیث سے واضح ہو جاتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گوہ کھانے سے رکنا، گوہ کے حرام ہونے کی وجہ سے ہے، نہ کہ فقط اس لیے کہ آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے اسے (طبعی طور پر) ناپسند فرمایا، کیا آپ یہ نہیں دیکھتے کہ آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو گوہ کا صدقہ کرنے سے بھی منع فرما دیا، اگر گوہ کو کھانے کو ناپسند کرنا حرمت کی وجہ سے نہ ہوتا تو آپ علیہ السلام ضرور اس کو صدقہ کرنے کا حکم دیتے۔"

لہٰذا معلوم ہوا کہ گوہ کی ممانعت صرف طبعی ناپسندیدگی کی وجہ سے نہیں بلکہ فی نفسہ گوہ کھانا منع ہے ورنہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اسے صدقہ کرنے سے ہرگز منع نہ فرماتے۔

اس طرح ابو محمد علی بن ابی یحیی لکھتے ہیں:

" فقال رسول الله صلي الله عليه واله وسلم: تعطيه ما لا تأكلين قال محمد فدل ذلك على أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كرهه لنفسه ولغيره قال فبذلك نأخذ[9]

امام محمد علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ کو اپنے لیے بھی ناپسند کیا اور دوسروں کے لیے بھی مکروہ سمجھا، امام محمد فرماتے ہیں کہ ہم اسی (مکروہ ہونے کو) اختیار کرتے ہیں۔"

اس عبارت میں امام محمد بن حسن شیبانی علیہ الرحمۃ جو امام اعظم ابو حنیفہ کے شاگرد ہیں، ان کی رائے کو حدیث کی روشنی میں بیان کیا گیا کہ امام محمد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی گوہ سے ممانعت کی وجہ ذاتی نہیں بلکہ شرعی نوعیت کی تھی۔

آیتِ مبارکہ: گوہ کی ممانعت کی وجہ جہاں یہ مندرجہ بالا احادیثِ مبارکہ ہیں، اسی کے ساتھ آیتِ قرآنی سے بھی گوہ کی ممانعت کی طرف اشارہ ملتا ہے۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ﴾[10]

7)Al-ʻAynī, Badr al-Dīn, *Al-Bināya Sharḥ Hidāya* (Beirut: Dār al-Kutub al-ʻIlmiyya, 1420 AH), 11: 587.
8)Al-Sarakhsī, Muḥammad ibn Aḥmad, *Mabsūṭ lil-Sarakhsī* (Beirut: Dār al-Maʻrifa, 1409 AH), 11: 231.
9)Al-Manbijī, ʻAlī ibn Zakariyā, *Al-Lubāb fī al-Jamʻ bayn al-Sunna wa al-Kitāb* (Peshawar: Maktabat al-Ḥaqqāniyya, 1414 AH), 2: 619.
10)Al-Aʻrāf, 7:157.

"اور گندی چیزیں ان پر حرام کرتے ہیں۔"

اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جو چیزیں خبائث کی قسم سے ہیں، وہ حرام ہیں اور چونکہ گوہ کا تعلق بھی خبائث سے ہی ہے، لہٰذا گوہ کھانا بھی منع ہے۔ چنانچہ گوہ کے منع ہونے کے بارے میں اس آیتِ کریمہ اور حدیثِ عائشہ سے استدلال کرتے ہوئے علامہ کاسانی لکھتے ہیں:

"(ولنا) قوله تبارك وتعالى {ويحرم عليهم الخبائث}والضب من الخبائث وروي عن سيدتنا عائشة رضي الله عنها ان النبي عليه الصلاة والسلام اهدي إليه لحم ضب فامتنع ان ياكله فجاءت سائلة فارادت سيدتنا عائشة رضي الله عنها ان تطعمها إياه فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم أتطعمين ما لا تأكلين ولا يحتمل ان يكون امتناعه لما ان نفسه الشريفة عافته لانه لو كان كذلك لما منع من التصدق به[11]

گوہ کے ناجائز ہونے کے بارے میں ہماری دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے کہ "اور نبی ان پر خبائث کو حرام کرتے ہیں" اور گوہ بھی خبائث میں سے ہی ہے (لہٰذا یہ بھی حرام ہے) اور (گوہ کی ممانعت پر یہ حدیث بھی دلیل ہے کہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام کو گوہ کے گوشت کا تحفہ دیا گیا، تو نبی کریم علیہ السلام اسے کھانے سے رک گئے، پھر ایک سوالی (مانگنے والا) آیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ گوہ کا گوشت اس سوالی کو دینے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم کسی کو وہ کھانا کھلاتی ہو، جو خود نہیں کھاتی؟ (اس حدیث کے بارے میں) یہ احتمال نہیں ہے کہ نبی کریم علیہ السلام کا گوہ کے گوشت سے بچنا، اس گوشت کو طبعًا ناپسند کرنے کی وجہ سے ہو، کیونکہ اگر گوہ کے گوشت سے بچنا، اس کو طبعًا ناپسند کرنے کی وجہ سے ہوتا، تو آپ علیہ السلام اس گوشت کو صدقہ کرنے سے منع نہ فرماتے۔"

مبحث ثانی: گوہ کی ممانعت والی حدیث پر وارد اعتراضات اور ان کے جوابات

1) گوہ کی ممانعت والی حدیث کی سند پر ہونے والے اعتراضات:

گوہ کی ممانعت کے حوالے سے حضرت عبد الرحمن بن شبل رضی اللہ عنہ والی روایت پر بعض محدثین کی طرف سے چند اعتراضات کیے جاتے ہیں، وہ اعتراضات اور ان کا جواب درج ذیل ہے:

(أ) ایک اعتراض یہ ہوتا ہے کہ امام خطابی نے اس روایت کے متعلق یہ فرمایا ہے کہ "ليس اسناده بذاك" یعنی اس کی سند اُس درجہ کی نہیں۔

(ب) دوسرا اعتراض یہ ہوتا ہے کہ امام ابن حزم نے فرمایا کہ "فيه ضعفاء ومجهولون" یعنی اس حدیث میں ضعیف اور مجہول راوی ہیں۔

(ت) تیسرا اعتراض یہ ہوتا ہے کہ امام بیہقی نے فرمایا کہ "تفرد به إسماعيل بن عياش وليس بحجة" یعنی اس حدیث کو روایت کرنے میں اسماعیل بن عیاش متفرد ہے اور وہ حجت نہیں۔

(ث) چوتھا اعتراض یہ کہ امام ابن جوزی نے فرمایا کہ "لا يصح" یعنی یہ حدیث صحیح نہیں۔

2) گوہ کی ممانعت والی حدیث پر وارد اعتراضات کے جوابات:

ان تمام اعتراضات کا جائزہ لیا جائے، تو ان میں حدیث کی صحت اور اِس حدیث کے راویوں پر اعتراض کو بنیاد بنایا گیا ہے۔ امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ نے اِس حدیث کی تقویت کو بیان کرتے ہوئے ان اعتراضات کے جو جوابات دیے وہ درج ذیل ہیں:

(أ) اِس گوہ سے ممانعت والی حدیث کو امام ابوداؤد نے "سندِ حسن" کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(ب) اس حدیث میں جتنے شامی راوی ہیں، وہ سارے ثقہ اور مضبوط راوی ہیں۔

---

11)Al-Kāsānī, Abū Bakr ibn Mas'ūd, *Badā'i' al-Ṣanā'i'* (Beirut: Dār al-Kutub al-'Ilmiyya, 1327 AH), 5: 36–37

(ت) یہ روایت قوی ہے، کیونکہ اسماعیل بن عیاش کی شامی راویوں سے روایت قوی ہوتی ہے۔

(ث) امام بخاری اور امام یحیی بن معین بھی یہ فرماتے ہیں کہ اسماعیل بن عیاش کی شامی راویوں سے روایت قوی ہوتی ہے بلکہ امام ترمذی نے تو ان میں سے بعض روایات کو صحیح بھی قرار دیا ہے۔

چنانچہ گوہ کی ممانعت والی حدیث پر ہونے والے اعتراضات اور ان کے جوابات کی تفصیل کے متعلق حافظ ابن حجر عسقلانی شافعی لکھتے ہیں:

"قد جاء عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه نهى عن الضب أخرجه أبو داود بسند حسن فإنه من رواية إسماعيل بن عياش عن ضمضم بن زرعة عن شريح بن عتبة عن أبي راشد الحبراني عن عبد الرحمن بن شبل وحديث بن عياش عن الشاميين قوي وهؤلاء شاميون ثقات ولا يغتر بقول الخطابي ليس إسناده بذاك وقول بن حزم فيه ضعفاء ومجهولون وقول البيهقي تفرد به إسماعيل بن عياش وليس بحجة وقول بن الجوزي لا يصح ففي كل ذلك تساهل لا يخفى فإن رواية إسماعيل عن الشاميين قوية عند البخاري وقد صحح الترمذي بعضها[12]

نبی علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ علیہ السلام نے گوہ کھانے سے منع فرمایا، اس حدیث کو امام ابو داود نے سندِ حسن کے ساتھ روایت کیا، کیونکہ اس حدیث کو اسماعیل بن عیاش نے ضمضم بن زرعہ سے، انہوں نے شریح بن عتبہ سے، انہوں نے ابو راشد الحبرانی سے، انہوں نے عبد الرحمن بن شبل سے روایت کیا اور اسماعیل بن عیاش کی شامیوں سے مروی حدیث قوی ہوتی ہے اور یہ شامی راوی ثقہ ہیں اور (اس حدیث کے بارے میں) خطابی کے اس قول کہ "اس کی سند ایسی نہیں" اور ابن حزم کے اس قول کہ "اس حدیث میں ضعیف اور مجہول راوی ہیں" اور امام بیہقی کے اس قول کہ "اس حدیث میں اسماعیل بن عیاش متفرد ہے اور یہ حدیث حجت نہیں" اور ابن جوزی کے اس قول کہ "یہ حدیث صحیح نہیں" (ان اقوال) سے دھوکا نہ کھایا جائے، ان تمام اقوال میں ایسا تساہل ہے، جو کسی پر مخفی نہیں، کیونکہ اسماعیل بن عیاش کی شامیوں سے روایت امام بخاری کے نزدیک بھی قوی ہے اور امام ترمذی نے تو ان میں سے بعض کو صحیح قرار دیا ہے۔"

اسی طرح اس حدیث پر ہونے والے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے علامہ بدر الدین عینی لکھتے ہیں:

"فإن قلت قال البيهقي تفرد ابن عياش وليس بحجة وقال ابن المنذري إسماعيل بن عياش وضمضم فيهما مقال وقال الخطابي ليس إسناده بذاك قلت ضمضم حمصي وابن عياش إذا روى عن الشاميين كان حديثه صحيحا كذا قال البخاري ويحيى بن معين وغيرهما وكذا قال البيهقي في باب ترك الوضوء من الدم في سننه وكيف يقول هنا وليس بحجة ولما أخرج أبو داود هذا الحديث سكت عنه وهو حسن صحيح عنده[13]

اگر تو یہ اعتراض کرے کہ امام بیہقی نے کہا کہ "اس حدیث میں اسماعیل بن عیاش متفرد ہے اور یہ حدیث حجت نہیں" اور ابن منذری نے کہا کہ "اسماعیل بن عیاش اور ضمضم کے بارے میں کلام ہے" اور خطابی نے کہا ہے کہ "اس کی سند ایسی نہیں" تو میں یہ جواب دوں گا کہ ضمضم حمصی اور ابن عیاش جب شامیوں سے روایت کریں، تو ان کی حدیث صحیح ہوتی ہے، یہی بات امام بخاری اور یحیی بن معین اور ان کے علاوہ نے فرمائی اور (خود) امام بیہقی نے بھی اپنی سنن میں "خون کی وجہ سے وضو ترک کرنے" کے باب میں یہی فرمایا ہے، تو اب وہ (اس حدیث کے بارے میں) یہ کیسے کہہ سکتے ہیں؟ کہ یہ

12)Al-ʻAsqalānī, Ibn Ḥajar, *Fatḥ al-Bārī Sharḥ Ṣaḥīḥ Bukhārī* (Beirut: Dār al-Maʻrifa, 1379 AH), 9: 665.
13)Al-ʻAynī, Badr al-Dīn, *ʻUmdat al-Qārī* (Beirut: Dār al-Kutub al-ʻIlmiyya, 1421 AH), 13: 191.

حجت نہیں، حالانکہ جب ابو داود نے اس حدیث کو روایت کیا، تو (اس حدیث کے بارے میں) خاموش رہے اور (جس حدیث کے بعد امام ابو داود کچھ نہ کہیں) وہ ان کے نزدیک حسن، صحیح ہوتی ہے۔"

نیز گوہ سے ممانعت والی حدیث کی سند حسن ہونے کے متعلق تیسیر شرح الجامع الصغیر میں ہے:

"(نہی عن أكل الضب) --- وإسناده حسن[14]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ کھانے سے منع فرمایا، اس حدیث کی سند حسن ہے۔"

ان جوابات سے واضح ہو جاتا ہے کہ گوہ کی ممانعت والی حدیث کی صحت اور راویوں پر ہونے والے اعتراضات درست نہیں بلکہ امام ابن حجر عسقلانی نے تو اوپر ذکر کردہ فتح الباری کی عبارت میں تو یہاں تک فرمایا کہ اس حدیث پر یہ جو اعتراضات کیے گئے وہ سستی اور غفلت کی وجہ سے ہیں۔

مبحثِ ثالث: گوہ کی حلت پر احادیث اور ان کا جواب

1) گوہ کی حلت پر احادیث

کتبِ حدیث میں ایسی متعدد احادیث موجود ہیں، جن میں گوہ کے حلال ہونے کا ذکر ملتا ہے، لیکن چونکہ گوہ کی حلت سے متعلق جتنی بھی روایات ہیں، ان سب کے جوابات ایک جیسے ہی ہیں۔ لہٰذا ان سب احادیث کو ذکر کرنے کی بجائے ان میں سے دو احادیث اور پھر ان کے جوابات درج ذیل ہیں۔

چنانچہ گوہ کی حلت کے متعلق حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((أنه دخل مع رسول الله صلى الله عليه وسلم على ميمونة وهي خالته وخالة ابن عباس فوجد عندها ضبا محنوذا قد قدمت به أختها حفيدة بنت الحارث من نجد فقدمت الضب لرسول الله صلى الله عليه وسلم وكان قلما يقدم يده لطعام حتى يحدث به ويسمى له فأهوى رسول الله صلى الله عليه وسلم يده إلى الضب فقالت امرأة من النسوة الحضور: أخبرن رسول الله صلى الله عليه وسلم ما قدمتن له هو الضب يا رسول الله فرفع رسول الله صلى الله عليه وسلم يده عن الضب فقال خالد بن الوليد: أحرام الضب يا رسول الله قال: «لا ولكن لم يكن بأرض قومي فأجدني أعافه» قال خالد: فاجترته فأكلته ورسول الله صلى الله عليه وسلم ينظر إلي))[15]

"حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور حضرت میمونہ حضرت خالد اور حضرت ابن عباس کی خالہ ہیں، تو ان کے پاس بھنی ہوئی گوہ کو پایا، جو آپ کی بہن حفیدہ بنت حارث نجد سے لائی تھیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوہ پیش کی گئی اور ایسا بہت کم ہوتا تھا کہ آپ علیہ السلام کھانے کی طرف اپنا ہاتھ بڑھائیں، یہاں تک کہ آپ کو اس کھانے کے بارے میں بتا دیا جاتا اور اس کھانے کا نام لے دیا جاتا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنا ہاتھ کھانے کی طرف بڑھایا، تو وہاں موجود عورتوں میں سے ایک عورت نے کہا کہ تم نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا ہے اس کے متعلق حضور علیہ السلام کو بتا دو۔ (عرض کی گئی) یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! یہ گوہ ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ سے اپنا ہاتھ روک لیا، تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا گوہ حرام ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: حرام نہیں،

---

14)Al-Manāwī, ʻAbd al-Raʼūf, *Al-Taysīr bi-Sharḥ al-Jāmiʻ al-Ṣaghīr* (Riyadh: Maktabat al-Imām al-Shāfiʻī, 1408 AH), 2: 470.

15)Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʻīl, *Al-Jāmiʻ al-Ṣaḥīḥ*, Kitāb al-Aṭʻima, Bāb Mā kāna al-Nabī lā Yaʼkul ḥattā Yusammī (Beirut: Dār al-Kutub al-ʻIlmiyya, n.d.), ḥadīth 5391.

لیکن یہ گوہ میری قوم کی زمین سے نہیں ہے، تو میں اپنی آپ کو اسے ناپسند کرتا ہوا پاتا ہوں۔ حضرت خالد بن ولید فرماتے ہیں کہ میں نے گوہ کو کھینچ کر اسے کھالیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف دیکھ رہے تھے۔"

جن ائمہ مجتہدین کی رائے یہ ہے کہ گوہ کھانا حلال ہے، وہ اس حدیثِ پاک سے استدلال کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خود حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو گوہ کھانے کی اجازت دی اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اسی دستر خوان پر بیٹھ کر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سامنے گوہ کا گوشت کھایا۔ لہٰذا اُن کے نزدیک اس حدیثِ پاک کی بنیاد پر گوہ حلال ہے۔

اسی طرح گوہ کے جائز ہونے کے متعلق مزید ایک حدیث پاک میں ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((أهدت أم حفيد خالة ابن عباس إلى النبي ﷺ أقطا وسمنا وأضبا فأكل النبي صلى الله عليه وسلم من الأقط والسمن وترك الضب تقذرا قال ابن عباس: فأكل على مائدة رسول الله صلى الله عليه وسلم ولوكان حراما ما أكل على مائدة رسول الله صلى الله عليه وسلم))[16]

"امِ حفید رضی اللہ عنہا جو ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خالہ ہیں، انہوں نے نبی علیہ السلام کی بارگاہ میں پنیر، گھی اور گوہ کا تحفہ پیش کیا، تو نبی کریم علیہ السلام نے پنیر اور گھی تناول فرمالیا اور گوہ سے گِھن کھاتے ہوئے ترک فرمادیا، حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ نبی کریم علیہ السلام کے دستر خوان پر گوہ کھائی گئی، اگر گوہ حرام ہوتی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستر خوان پر نہ کھائی جاتی۔"

اس حدیثِ پاک سے بھی گوہ کی حلت کی طرف اشارہ ملتا ہے کہ اگر گوہ حرام ہوتی، تو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی موجودگی میں آپ کے دستر خوان پر نہ کھائی جاتی۔ لہٰذا ان احادیث سے ثابت ہو رہا ہے کہ گوہ ایک حلال جانور ہے۔

2) گوہ کی حلت سے متعلق احادیث کا جواب

گوہ کی حلت سے متعلق مذکورہ بالا روایات کے بہت سے جوابات دیے گئے ہیں، جن میں سے چند ایک جوابات درج ذیل ہیں۔

(أ) حلت والی احادیث کا منسوخ ہونا

گوہ کی حلت کے متعلق جو روایات بیان کی گئیں ہیں، ان روایات کے پیشِ نظر یہ کہنا درست نہیں کہ گوہ حلال جانور ہے، کیونکہ گوہ کی حلت سے متعلق جو احادیث بیان کی گئیں ہیں، وہ سب حرمت والی حدیث سے پہلے کی ہیں، لہٰذا منسوخ ہیں اور ممانعت والی احادیث ناسخ ہیں۔ جب گوہ کی حلت منسوخ ہو گئی، تو اب منسوخ احادیث پر عمل نہیں کیا جائے گا بلکہ ناسخ پر عمل ہو گا۔

جیسا کہ گوہ کے جائز ہونے والی روایات کے منسوخ ہونے کے بارے میں شارحِ بخاری، علامہ بدرالدین عینی لکھتے ہیں:

"قال بعض أصحابنا أحاديث دلت على الإباحة وأحاديث دلت على الحرمة والتاريخ مجهول فيجعل المحرم مؤخرا عن المبيح فيكون ناسخا له [17]

ہمارے بعض اصحاب نے فرمایا کہ کچھ احادیث ایسی ہیں، جو گوہ کے جواز پر دلالت کرتی ہیں اور کچھ احادیث گوہ کے حرام ہونے پر دلالت کرتی ہیں اور (دونوں نصوص میں سے کونسی پہلے ہے اور کونسی بعد میں، اس کی) تاریخ مجہول ہے، لہٰذا

---

16)Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismā'īl, *Al-Jāmi' al-Ṣaḥīḥ*, Kitāb al-Hiba wa Faḍlahā, Bāb Qubūl al-Hadiyya (Beirut: Dār al-Kutub al-'Ilmiyya, n.d.), ḥadīth 2436.

17)Al-'Aynī, Badr al-Dīn, *'Umdat al-Qārī*, 21: 59.

حرمت ثابت کرنے والی احادیث کو جواز ثابت کرنے والی احادیث سے بعد والی مانا جائے گا، تو اس طرح عدم جواز والی نص ،جواز والی نص کے لیے ناسخ قرار پائے گی۔"

یونہی علامہ علی قاری حنفی لکھتے ہیں:

"لکن هذا قبل النهي الاتي عن أكله فيكون منسوخا[18]

لیکن یہ (گوہ کا حرام نہ ہونا)، گوہ کے کھانے کے بارے میں آنے والی نہی سے پہلے کا واقعہ ہے، لہذا منسوخ ہے۔"

اسی طرح شارحین نے یہ جواب بھی دیا کہ گوہ کی حلت والی احادیث، آیتِ مبارکہ ﴿وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ﴾ سے پہلے کی ہیں اور چونکہ گوہ بھی خبائث کی قسم سے ہے، جیسا کہ اہل عرب بھی اسے خبیث (گندا) سمجھتے تھے۔ لہذا اِس آیت کے نازل ہونے کے بعد گوہ کے حلال ہونے والی روایات منسوخ ہو گئیں۔

اسی تفصیل کو بیان کرتے ہوئے علامہ زیلعی حنفی لکھتے ہیں:

"أما الضب...فلأنها من الخبائث لأن العرب تستخبثها وقد قال الله تعالى "ويحرم عليهم الخبائث"وما روي أنه عليه الصلاة والسلام أباح أكلها محمول على ما قبل التحريم ثم حرم الخبائث[19]

بہر حال گوہ کا جائز نہ ہونا اس لیے ہے کہ گوہ خبائث میں سے ہے، کیونکہ اہل عرب گوہ کو خبیث سمجھتے تھے اور اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے کہ "اور نبی ان پر خبائث کو حرام کرتے ہیں" اور جو یہ روایت کا گیا ہے کہ آپ علیہ السلام نے گوہ کھانے کو جائز رکھا ہے، وہ حرام ہونے سے پہلے پر محمول ہیں، پھر اس کے بعد خبائث کو حرام کر دیا۔"

ان مندرجہ بالا شروحات سے معلوم ہوا کہ گوہ کی حلت والی احادیث پہلے کی ہیں، جبکہ خبائث کی حرمت والی آیت اور گوہ کی حرمت والی احادیث بعد کی ہیں۔ لہٰذا بعد والی احادیث پہلی والی احادیث کے لیے ناسخ قرار پائیں گی اور گوہ کے حلال ہونے والے حکم کو منسوخ سمجھا جائے گا۔

حلت والی احادیث ہی منسوخ کیوں؟

جب یہ جواب دیا جاتا ہے کہ گوہ کی حلت والی احادیث منسوخ اور حرمت والی احادیث ناسخ ہیں، تو اس پر یہ سوال ہوتا ہے کہ جب حلت وحرمت والی دوطرفہ روایات میں سے کسی روایت کے مقدم اور مؤخر ہونے کا علم نہیں ہے بلکہ تاریخ مجہول ہے، تو پھر خاص حلت والی احادیث کو مقدم اور حرمت والی احادیث کو مؤخر مان کر یہی کیوں کہا جاتا ہے کہ چونکہ حلت والی احادیث پہلے کی ہیں، لہٰذا وہ منسوخ ہیں اور حرمت والی احادیث بعد کی ہیں، لہٰذا ناسخ ہیں؟ ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ حرمت والی احادیث پہلے کی ہوں اور حلت والی بعد کی ہوں۔ اِس لحاظ سے حرمت والی احادیث منسوخ ہوں گی اور حلت والی احادیث ناسخ ہوں گی اور یوں گوہ حلال قرار پائے گی۔

تو اس سوال کا جواب یہ ہے کہ اس بات میں شک نہیں کہ گوہ سے متعلق دوطرفہ روایات میں سے کسی کے مقدم ومؤخر ہونے کا علم نہیں ہے بلکہ تاریخ مجہول ہے، لیکن اس کے باوجود حلت والی احادیث ہی کو منسوخ اس لیے مانا گیا کہ اگر حرمت والی احادیث کو منسوخ مانا جائے، تو ایک چیز کے حکم کا دومرتبہ منسوخ ہونا لازم آئے گا، جو کہ درست نہیں۔

دومرتبہ منسوخ ہونا اس طرح لازم آئے گا کہ اگر حرمت والی احادیث کو پہلے مانا جائے اور حلت والی احادیث کو بعد والی مانا جائے، تو مطلب یہ بنے گا کہ پہلے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے گوہ کھانے سے منع فرمایا، تو گوہ حلال نہ رہی۔ لیکن ظاہر ہے کہ اس ممانعت سے پہلے گوہ حلال تھی، اسی

18)Al-Qārī, ʻAlī ibn Sulṭān, *Mirqāt al-Mafātīḥ*, 7: 2665.
19)Zaylaʻī, ʻUthmān ibn ʻAlī, *Tabyīn al-Ḥaqā'iq* (Cairo: Al-Maṭbaʻa al-Kubrā al-Amīriyya, 1314 AH), 5: 295.

لیے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے گوہ کھانے سے منع فرمایا، تو حلت منسوخ ہوگئی اور حرمت ناسخ بنی، پھر اس کے بعد دوبارہ حلت کا حکم بیان کر دیا۔ یعنی ایک چیز پہلے حلال تھی، پھر حرام کی گئی اور پھر حلال کر دی گئی، تو یوں ایک حکم کا دو مرتبہ نسخ لازم آئے گا، جو کہ درست نہیں۔ اس وجہ سے حرمت والی احادیث کو ہی ناسخ قرار دیا گیا تاکہ ایک حکم کو دو مرتبہ منسوخ ماننا لازم نہ آئے۔

چنانچہ گوہ کی حلت والی احادیث کو ہی منسوخ ماننے کے متعلق علامہ بدرالدین عینی لکھتے ہیں:

”قال أصحابنا الأحاديث التي وردت بإباحة أكل الضب منسوخة بأحاديثنا ووجه هذا النسخ بدلالة التاريخ وهو أن يكون أحد النصين موجبا للحظر والاخر موجبا للإباحة مثل ما نحن فيه والتعارض ثابت من حيث الظاهر ثم ينتفي ذلك بالمصير إلى دلالة التاريخ وهو أن النص الموجب للحظر يكون متأخرا عن الموجب للإباحة فكان الأخذ به أولى ولا يمكن جعل الموجب للإباحة متأخرا لأنه يلزم منه إثبات النسخ مرتين[20]

ہمارے اصحاب نے فرمایا کہ وہ احادیث جو گوہ کے جواز کے بارے میں وارد ہوئی ہیں، وہ ہماری احادیث (جو گوہ کے عدم جواز کے بارے میں ہیں، ان کی وجہ سے) منسوخ ہیں، اور جواز والی احادیث کا منسوخ ہونا، تاریخ کی دلالت کی وجہ سے ہے اور وہ اس طرح کہ جب دو نصوص میں سے ایک نص منع ہونے کو ثابت کرے اور دوسری نص جواز کو ثابت کرے، جیسا کہ ہماری نص میں ہے اور ظاہر کے لحاظ سے تعارض بھی ثابت ہو، تو ایسی صورت میں یہ تعارض تاریخ کی دلالت کی طرف جاکر ختم ہوتا ہے اور وہ یہ کہ جو نص منع کو ثابت کر رہی ہے وہ جائز ہونے کو ثابت کرنے والی نص سے بعد والی ہوگی، تو اسی (منع والی نص) کو اختیار کرنا اولیٰ ہے اور جواز کو ثابت کرنی والی نص کو (عدم جواز والی نص سے) بعد والی ماننا ممکن نہیں، کیونکہ اس صورت میں دو مرتبہ نسخ کو ثابت کرنا لازم آئے گا۔“

(ب) جب حلت و حرمت متعارض ہوں، تو حرمت راجح ہوتی ہے

گوہ کی حلت والی احادیث کے حوالے سے دوسرا جواب یہ بھی ہے کہ فقہی اصول ہے کہ جب کسی چیز کے متعلق دو طرح کے دلائل ہوں، جن میں سے بعض دلائل سے اس چیز کا حرام ہونا ثابت ہوتا ہو اور بعض دلائل سے حلال ہونا ثابت ہوتا ہو، تو ایسی صورت میں حرمت والے دلائل راجح قرار پائیں گے۔ لہٰذا جب گوہ سے متعلق بھی حلت و حرمت دونوں طرح کے دلائل موجود ہیں، تو اسی اصول کے پیشِ نظر حرمت والے دلائل راجح قرار پائیں گے۔ چنانچہ امام سرخسی لکھتے ہیں:

”والحديث الذي فيه دليل الإباحة محمول على أنه كان قبل ثبوت الحرمة ثم الأصل أنه متى تعارض الدليلان أحدهما يوجب الحظر والاخر يوجب الإباحة يغلب الموجب للحظر[21]

وہ حدیث کہ جس میں گوہ کے حلال ہونے کی دلیل ہے، وہ حرام ہونے کے ثبوت سے پہلے پر محمول ہے اور پھر یہ قاعدہ بھی ہے کہ جب دو دلیلیں متعارض ہوں، جن میں سے ایک دلیل ناجائز ہونے کو ثابت کرے اور دوسری دلیل جائز ہونے کو ثابت کرے، تو ایسی صورت میں ناجائز ہونے کو ثابت کرنے والی دلیل غالب ہوگی۔“

اسی طرح امام احمد بن علی جصاص لکھتے ہیں:

”فإن قيل روي أنه قال لا آكله ولا أحرمه قيل له إذا اجتمع خبر الحظر وخبر الإباحة فخبر الحظر عندنا أولى[22]

---

20)Al-ʻAynī, Badr al-Dīn, *ʻUmdat al-Qārī*, 13: 191–192.
21)Al-Sarakhsī, Muḥammad ibn Aḥmad, *Mabsūṭ lil-Sarakhsī*, 11: 231.
22)Al-Jaṣṣāṣ, Aḥmad ibn ʻAlī, *Sharḥ Mukhtaṣar al-Ṭaḥāwī*, 8: 560.

اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میں نہ گوہ کو کھانے والا ہوں اور نہ ہی حرام کرنے والا ہوں، تو اس اعتراض کا جواب یہ دیا جائے گا کہ جب ممانعت کی خبر اور جائز ہونے کی خبر جمع ہو جائیں، تو ہمارے نزدیک ممانعت والی خبر زیادہ اولیٰ ہوتی ہے۔"

ان دونوں فقہاء کی عبارات سے بخوبی واضح ہو گیا کہ جب دلائل متعارض ہوں، تو حرمت والی دلیل کو ترجیح دی جائے گی، کیونکہ اسی میں احتیاط بھی ہے اور یہی بات شریعت کے مزاج کے قریب ہے کہ انسان مشکوک چیزوں سے بھی خود کو محفوظ رکھے۔

خلاصہ بحث

گوہ (الضب) کی حلت و حرمت کے حوالے سے احادیث میں موجود ظاہری تعارض نے فقہی اختلاف کو جنم دیا۔ محدثین نے ان احادیث کے سیاق و سباق اور رواۃ کے احوال کو بنیاد بنا کر مختلف تطبیقات پیش کیں۔ اس مقالے میں ان تمام دلائل کا تنقیدی و تقابلی جائزہ لینے کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گوہ کھانے سے اجتناب اور ناگواری کا اظہار ایک قوی دلیل ہے۔ اگرچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دوسروں کے لیے حرام نہیں قرار دیا، لیکن بطورِ اسوہ کامل آپ کے عمل سے یہ استنباط ہوتا ہے کہ ایسی اشیاء سے اجتناب افضل اور زیادہ محتاط طرزِ عمل ہے۔ لہٰذا، موجودہ علمی، حدیثی اور فقہی دلائل کی روشنی میں یہی راجح معلوم ہوتا ہے کہ گوہ کھانے سے پرہیز کیا جائے، اور اس کی ممانعت کو ترجیح دی جائے، خصوصاً جب دیگر حلال متبادلات دستیاب ہوں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography / کتابیات

- Abū Dāwūd, Sulaymān ibn al-Ash'ath. *Sunan Abī Dāwūd*. Beirut: Dār al-Kutub al-'Ilmiyya, 2000 CE.
- Al-'Asqalānī, Ibn Ḥajar. *Fatḥ al-Bārī Sharḥ Ṣaḥīḥ Bukhārī*. Beirut: Dār al-Ma'rifa, 1379 AH.
- Al-'Aynī, Badr al-Dīn. *Al-Bināya Sharḥ Hidāya*. Beirut: Dār al-Kutub al-'Ilmiyya, 1420 AH.
- Al-'Aynī, Badr al-Dīn. *'Umdat al-Qārī*. Beirut: Dār al-Kutub al-'Ilmiyya, 1421 AH.
- Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismā'īl. *Al-Jāmi' al-Ṣaḥīḥ*. Beirut: Dār al-Kutub al-'Ilmiyya, 2000 CE.
- Al-Jaṣṣāṣ, Aḥmad ibn 'Alī. *Sharḥ Mukhtaṣar al-Ṭaḥāwī*. Beirut: Dār al-Bashā'ir al-Islāmiyya, 1431 AH.
- Al-Kāsānī, Abū Bakr ibn Mas'ūd. *Badā'i' al-Ṣanā'i'*. Beirut: Dār al-Kutub al-'Ilmiyya, 1327 AH.
- Al-Manāwī, 'Abd al-Ra'ūf. *Fayḍ al-Qadīr Sharḥ al-Jāmi' al-Ṣaghīr*. Cairo: Al-Maktaba al-Tijāriyya al-Kubrā, 1356 AH.
- Al-Manāwī, 'Abd al-Ra'ūf. *Al-Taysīr bi-Sharḥ al-Jāmi' al-Ṣaghīr*. Riyadh: Maktabat al-Imām al-Shāfi'ī, 1408 AH.
- Al-Manbijī, 'Alī ibn Zakariyā. *Al-Lubāb fī al-Jam' bayn al-Sunna wa al-Kitāb*. Peshawar: Maktabat al-Ḥaqqāniyya, 1414 AH.
- Al-Qārī, 'Alī ibn Sulṭān. *Mirqāt al-Mafātīḥ*. Beirut: Dār al-Fikr, 1422 AH.
- Al-Sarakhsī, Muḥammad ibn Aḥmad. *Mabsūṭ lil-Sarakhsī*. Beirut: Dār al-Ma'rifa, 1409 AH.
- Al-Ṭaḥāwī, Aḥmad ibn Muḥammad. *Sharḥ Ma'ānī al-Āthār*. Beirut: Dār al-Kutub al-'Ilmiyya, 2000 CE.
- Majmū'at min al-Mu'allifīn. *Al-Mu'jam al-Wasīṭ*. Cairo: Maktabat al-Shurūq al-Dawliyya, 1425 AH.
- Zayla'ī, 'Uthmān ibn 'Alī. *Tabyīn al-Ḥaqā'iq*. Cairo: Al-Maṭba'a al-Kubrā al-Amīriyya, 1314 AH.